ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ثناء اللہ مجاہد *

نام : آپ کا نسب کتب رجال میں اس طرح مذکور ہے۔

" زینب بنت خزیمہ بن الحارث بن عبداللہ بن عمرو بن عبد مناف بن ہلال بن عامر بن صعصعۃ " (۱)

لقب :ایام جاہلیت ہی سے آپ کا لقب " ام المساکین " ہے ۔

والدہ :آپ کی والدہ کا نام ہند بنت عوف بن الحارث بن حماطۃ بن جرش ہے ۔(۲)

آپ کی والدہ کے سب داماد صاحب شرف و فضیلت تھے ۔اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اس شرف میں آپ دنیا کی واحد خاتون ہیں ۔(۳) آپ کے کچھ دامادوں کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

جناب سید المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، آپ کے عقد میں زینب بنت خزیمہ اور میمونہ بنت حارث تھیں ۔آپ دونوں ام المومنین ماں جائی بہنیں تھیں

سید الشھداء حضرت حمزہ بن عبدالمطلبؓ

ابوالفضل حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ

حضرت جعفر بن ابی طالبؓ

حضرت ابو بکر صدیقؓ

حضرت علی بن ابی طالبؓ

حضرت شداد بن الهاد اللیثیؓ

حضرت طفیل بن الحارث بن المطلبؓ

حضرت عبیدہ بن الحارث بن المطلبؓ

ولید بن المغیرہ (سیف اللہ حضرت خالد کا باپ)

ابی بن خلف (غزوہ احد میں حضور نے اپنے دست مبارک سے قتل کیا)

زیاد بن عبداللہ بن مالک الهلالی

عبداللہ بن کعب بن عبداللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کا عقد:

تاریخ و سیر اور رجال کی کتب میں رسول اللہؐ سے آپ کے عقد اور آپ کے پہلے شوہروں کے بارے

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ تاریخ اسلام ، جامعہ کراچی

میں متناقض روایات موجود ہیں ۔ اس مضمون میں انہی روایات کی تنقیح مقصود ہے ۔ جن امور کے بارے میں روایات میں تضاد ہے ان کا ذکر ہم ترتیب وار کرتے ہیں ۔

۱۔ رسول اللہ سے تزویج سے قبل آپ کن کن کے حبالہ عقد میں رہیں ۔

۲۔ رسول اللہ سے آپ کا عقد کب ہوا ۔

۳۔ رسول اللہ کے عقد میں آپ کتنا عرصہ رہیں

۔ ۴۔ آپ کی وفات کب ہوئی ۔

ان نکات کی وضاحت ذیل میں بیان کی جاتی ہے ۔

کتب سیر و رجال کے مصنفین کی بیان کردہ روایات کا ذکر ہم زمانی ترتیب سے کرتے ہیں :

ابن ہشام (م ۲۱۳ ھ) نے ابن الکلبی کے حوالے سے یہ روایت درج کی ہے ۔(۴)

(الف) آپ طفیل بن الحارث کے نکاح میں تھیں ، انہوں نے طلاق دی تو ان کے بھائی عبیدہ بن الحارث نے آپ سے عقد کیا ۔ حضرت عبیدہ غزوہ بدر میں شہید ہوئے ۔ بعد ازاں رسول اللہؐ نے ماہ رمضان سن تین ہجری میں آپ سے عقد کیا ۔ آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آٹھ ماہ زندہ رہیں اور ربیع الآخر ۴ ھ میں آپ نے وفات پائی ۔

ب) ابن ہشام اس روایت میں منفرد ہیں کہ حضرت عبیدہ سے قبل آپ اپنے چچازاد جہم بن عمرو بن الحارث کے عقد میں تھیں ۔

ابن سعد (م ۲۳۰ ھ) نے وہی روایت درج کی ہے جو ابن ہشام نے شمار الف میں درج کی ہے لیکن ابن سعد نے آپ کی تزویج اور وفات کی صراحت کر دی ہے ۔(۵) ابن سعد کے الفاظ یہ ہیں

كان تزويجه في شهر رمضان على راس احد و ثلاثين شهراً من الهجرة فمكثت عنده ثمانية اشهر و توفيت في آخر شهر ربيع الآخر على راس تسعة و ثلاثين شهراً

خلیفہ بن خیاط (م ۲۴۰ ھ) نے صرف اتنی روایت درج کی ہے کہ اس سال یعنی ۳ ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زینب سے عقد کیا تو وہ آپ کے پاس دو یا تین مہینے رہیں ۔(۶)

محمد بن حبیب (م ۲۴۵ ھ) کے مطابق آپ پہلے طفیل بن الحارث کے پاس اور پھر حضرت عبیدہ کے پاس تھیں ۔(۷)

ابن قتیبہ (م ۲۷۶ ھ) کے مطابق آپ عبیدہ بن الحارث کے عقد میں تھیں اور پھر نبی کریم نے عقد

فرمایا ۔(۸)

طبری (م ۳۱۰ھ) نے بھی محمد بن حبیب کی روایت کو بیان کیا ہے ۔(۹)

ابن حزم (م ۴۵۶ھ) نے یہ روایت بیان کی ہے کہ پہلے آپ حضرت عبیدہ اور پھر حضور کے عقد میں رہیں اور دو تین ماہ زندہ رہیں ۔(۱۰)

ب ۔ اس کے ساتھ آپ نے ابن شہاب الزہری کی روایت بیان کی ہے کہ آپ حضور سے قبل حضرت عبداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں ۔

ابن عبدالبر (۴۶۳ھ) نے تین مختلف روایات بیان کی ہیں ۔(۱۱)

ا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سن تین ہجری میں آپ سے عقد کیا اور اس سے قبل آپ عبداللہ بن جحش کی زوجیت میں تھیں ۔

ب ۔ قتادہ کی روایت میں حضور کی زوجیت میں آنے سے قبل آپ طفیل بن الحارث کی زوجیت میں تھیں ۔

ج ۔ جرجانی کی روایت کے مطابق پہلے آپ طفیل کے ہاں اور پھر عبیدہ کے نکاح میں تھیں ۔

امام ابن جوزی (۵۹۷ھ) نے ابن ہشام والی پہلی روایت کو بیان کیا ہے اور اس میں عبداللہ بن جحش کا تذکرہ نہیں کیا ہے ۔(۱۲)

ابن الاثیر (۶۳۰ھ) نے اسد الغابۃ میں الاستیعاب والی روایت کا تذکرہ کیا ہے ۔(۱۳) لیکن اپنی تاریخ الکامل میں اس عقد کا تذکرہ سن چار ہجری کے واقعات میں کیا ہے ۔(۱۴)

امام ذہبی (۷۴۸) نے اپنی تین کتابوں میں اس مضمون کا ذکر کیا ہے ۔

(ا) سیر اعلام النبلاء میں وہی مضمون ہے جو الاستیعاب میں ہے ۔(۱۵)

(ب) العبر میں صرف یہ بتایا ہے کہ آپ تقریباً تین ماہ زندہ رہیں (۱۶)

(ج) تاریخ الاسلام میں اسی مدت کو امام ذہبی نے دو یا تین ماہ قرار دیا ہے اس کے بعد تذکرہ کرتے ہیں ۔

وقیل اقامت عندہ ثمانیۃ اشہر واللہ تعالی اعلم (۱۷)

ابن کثیر (۷۷۴ھ) نے الحصین بن الحارث یا ان کے بھائی طفیل بن الحارث کا نام ذکر کیا ہے اور پھر یہ بتایا ہے کہ عبداللہ بن جحش کے پاس تھوڑا عرصہ رہیں ۔(۱۸)

ابن حجر العسقلانی (۸۵۲ھ) نے بھی الاستیعاب والی روایت بیان کرنے پر اکتفا کی ہے ۔(۱۹)

دیار بکری (۹۶۶ ھ) نے تاریخ الخمیس میں الاستیعاب والی روایت کا تذکرہ کرتے ہوئے ابن سعد کی طرح اس عقد کی صراحت کردی ہے کہ یہ ہجرت کے اکتیسویں مہینے میں ہوا لیکن ساتھ ہی وہ آپ کے عقد کے بعد مدت حیات دو یا تین ماہ بیان کرتے ہیں ۔(۲۰)

ابن العماد الحنبلی (م ۱۰۸۹ ھ) نے اس واقعہ کو سن تین ہجری میں بیان کرتے ہوئے آپ کی زندگی تقریباً تین ماہ قرار دی ہے ۔(۲۱)

الاعلام میں زرکلی نے تقریباً ابن سعد والی روایت بیان کی ہے ۔(۲۲)

اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں آپ کا پہلا شوہر طفیل بن الحارث اور دوسرا عبداللہ بن الجحش کو قرار دیا گیا ہے ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سال تزویج سن چار ہجری بتایا گیا ہے اور دو تین ماہ بعد انتقال کی خبر دی گئی ہے ۔(۲۳)

اردو کتب میں جو بیان علامہ شبلی نعمانی نے دیا ہے اسی کو دیگر مصنفین نے نقل کر دیا ہے ۔ شبلی نے صرف یہ تذکرہ کیا ہے کہ زینب بنت خزیمہ کی شادی عبداللہ الجحش سے ہوئی تھی سن تین ہجری میں رمضان کے مہینے میں حضور نے ان سے شادی کی ، دو تین مہینے آپ کے ہاں زندہ رہیں اور انتقال کر گئیں ۔(۲۴)

اسی روایت کو مولانا سعید انصاری نے سیر الصحابیات میں (۲۵) اور شاہ معین الدین ندوی نے تاریخ اسلام میں بیان کیا ہے (۲۶) اور بعد ازاں مولانا طالب ہاشمی نے اسی روایت کو اپنے ایک مضمون میں بیان کیا جو ۲۶ فروری ۱۹۹۹ء کے روزنامہ امت کے جمعہ ایڈیشن میں شائع ہوا ۔(۲۷)

سیارہ ڈائجسٹ کے ازواج مطہرات نمبر میں حضور اکرمؐ سے قبل آپ کے شوہروں کا تذکرہ اس ترتیب سے کیا گیا ہے کہ پہلے طفیل بن الحارث کے نکاح میں تھیں ۔ انہوں نے طلاق دی تو عبیدہ بن الحارث نے عقد کیا ۔ غزوہ بدر میں ان کی شہادت کے بعد عبداللہ بن جحش نے شادی کی ۔ ہجرت کے اکتیسویں مہینے حضور اکرمؐ نے ان سے شادی کی اور آٹھ ماہ بعد ہجرت کے انتالیسویں مہینے ربیع الآخر ۴ ہجری کو ان کا انتقال ہوا ۔(۲۸)

احمد بن عبدالعزیز الحصین نے اپنی کتاب میں بغیر کسی سند کے ایک بے سروپا روایت بیان کی ہے جو کسی نقد و جرح کی محتاج نہیں وہ لکھتے ہیں :

وكانت زينب بنت خزيمة بلغت من العمر ستين سنة و مع هذا تزوجها الرسول عليه الصلاة والسلام ولم تعمر عندالرسول عليه الصلاة والسلام الاعامين فقط ثم ماتت رضى الله عنها (۲۹)

ان روایتوں کا تجزیہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ قدیم تذکرہ نگاروں کی ایک بڑی تعداد اس بات پر متفق ہے کہ حضرت زینب کی شادی طفیل بن الحارث سے ہوئی، انہوں نے طلاق دی تو ان کے بھائی عبیدہ بن الحارث نے ان سے شادی کی اور جنگ بدر میں حضرت عبیدہ شہید ہوگئے تو ان کی شہادت کے ایک سال بعد رمضان تین ہجری میں حضور اکرمؐ نے ان سے عقد فرمایا۔

ابن شہاب زہری کی روایت کے مطابق حضور اکرمؐ سے تزویج سے قبل آپ کی شادی حضرت عبداللہ بن جحش سے ہوئی تھی اور ان کی شہادت کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے عقد فرمایا۔ اس روایت کی وضاحت اس طرح کیجاسکتی ہے کہ تاریخ کے ابتدائی طالب علموں سے بھی یہ بات مخفی نہیں ہے کہ حضرت عبداللہ بن جحشؓ غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ آپ کو اور سید الشہداء حضرت حمزہ کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ غزوہ احد، شوال ۳ ہجری کو ہوا۔ اس وقت ہجرت نبویؐ کا بتیسواں مہینہ تھا۔ حضور اکرمؐ نے حضرت زینب سے ہجرت کے اکتیسویں مہینے یعنی رمضان ۳ ہجری کو عقد فرمایا۔ تو گویا یہ عقد حضرت عبداللہ بن جحش کی شہادت سے ایک ماہ قبل ہوا۔ اگر حضرت زینب حضرت عبداللہ بن جحش ہی کے عقد میں تھیں تو ان کی زندگی میں حضور اکرمؐ سے ان کی شادی کیسے ہوگئی جب کہ حضرت طفیل بن الحارث کے طلاق دینے کا کتب سیر و رجال میں صراحت سے ذکر ہے حضرت عبداللہ بن جحش کے طلاق دینے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اگر تھوڑی دیر کے لئے فرض کریں کہ یہ شادی اسی دن ہوئی جس دن حضرت عبداللہ بن جحش شہید ہوئے تب بھی اس وقت یہ شادی نہیں ہو سکتی تھی کیوں کہ اس کے لئے عدت کا وقفہ گزارنا ضروری تھا۔ اس ابہام کو دور کرنے کے لئے اردو دائرہ معارف اسلام کے مقالہ نگار نے اس شادی کا انعقاد رمضان ۴ ہجری میں کیا ہے۔ جب کہ کتب سیر و رجال کے تمام مصنفین نے اس شادی کا تذکرہ تین ہجری ماہ رمضان میں کیا ہے۔

آپ کی وفات کے ضمن میں بھی ابتدائی تذکرہ نگاروں نے بصراحت آپ کی وفات ماہ ربیع الآخر ۴ ھ میں بتائی ہے۔ جب کہ بعض روایات میں بغیر تصریح اسے صرف دو یا تین ماہ بتایا گیا ہے۔ متاخرہ روایت کو اگر درست مان لیا جائے تو اس لحاظ سے آپ کی وفات ذی قعدہ یا ذی الحجہ ۳ ھ میں ہونی چاہیئے جب کہ اس امر پر تقریباً سبھی کا اتفاق ہے کہ آپ کا انتقال ۴ ھ میں ہوا۔

۴ ھ میں آپ کے انتقال کی تصدیق اس روایت سے بھی ہوتی ہے کہ آپ کے انتقال کے بعد حضور اکرمؐ نے جس خاتون سے عقد فرمایا وہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ حضرت سیدہ زینب بنت خزیمہ کے انتقال سے جو حجرہ خالی ہوا وہ حضور اکرمؐ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا۔ ان کے عقد کی تفصیل ابن سعد نے ان الفاظ میں دی ہے۔

"عمر بن ابی سلمۃ سے روایت ہے کہ میرے والد جنگ احد کے لئے نکلے تو انھیں الجشمی نے بازو میں تیر مارا تو آپ ایک ماہ تک اس کا علاج کراتے رہے پھر وہ زخم مندمل ہوگیا تو حضور اکرمؐ نے آپ کو قطن میں ایک سریہ کا قائد بنا کر ہجرت کے پینتیسویں مہینے (محرم ۴ھ) میں روانہ کیا آپ انتیس دن غائب رہے پھر آپ واپس لوٹے اور مدینہ میں ۹ صفر کو داخل ہوئے اور آپ کا زخم پھر ہرا ہو گیا اور اس سے ۹ جمادی الآخر ۴ھ کو انتقال فرماگئے ۔ میری والدہ عدت میں بیٹھیں اور ۲۰ شوال کو انہوں نے عدت پوری کی تو حضور اکرمؐ نے شوال کے چند دن باقی رہتے تھے کہ آپ سے عقد فرمایا ۔آپ کا انتقال ذی القعدہ ۵۹ ہجری کو ہوا ۔(۳۰)

ان مختصر گذارشات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ ۔

(۱) حضور اکرمؐ سے عقد سے قبل آپ حضرت عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہ کے عقد میں تھیں نہ کہ جناب امیر المومنین عبداللہ بن جحش کے ، جیسا کہ بعض روایات میں ہے ۔

(۲) آپ کا عقد ۳ھ ماہ رمضان میں ہوا ۔

(۳) آپ حضور اکرمؐ کی زوجیت میں آٹھ ماہ رہیں

(۴) آپ کا انتقال ماہ ربیع الآخر ۴ھ کے آخر میں ہوا ۔

کتابیات

۱ ابن سعد ، الطبقات الکبریٰ المجلد الثامن فی النساء ، بیروت دار صادر ، ص ۔ ۱۱۵، ۱۱۶

۲ محمد بن حبیب کتاب المحبر ، لاہور دار نشر الکتب الاسلامیہ ، ص ۔ ۸۳

۳ ایضاً

۴ ابن ہشام ، السیرۃ النبویۃ ، الجزء الرابع ، مصر مصطفیٰ البابی الحلبی ، ص ۲۹۷

۵ الطبقات الکبریٰ ، محولہ بالا

۶ تاریخ خلیفہ بن خیاط الجزالاول ، المجمع العلمی العراقی ، اولی ۱۹۶۷ ، ص ، ۲۶

۷ کتاب المحبر ، محولہ بالا

۸ ابن قتیبہ ، ابو محمد عبداللہ ، المعارف ، کراچی نور محمد اصح المطابع کارخانہ تجارت کتب ، ۱۹۷۶ ، ص ۔ ۵۹

۹ الطبری ، ابو جعفر محمد بن جریر الطبری ، تاریخ الامم و الملوک ، الجز الثانی ، مطبعۃ الاستقامۃ ،

قاہرہ، ۱۹۳۹ء ص، ۴۱۷
۱۰ ابن حزم الظاہری الاندلسی، جوامع السیرۃ، مترجم محمد سردار احمد، مکتبہ علمیہ کراچی، ۱۹۸۳ء ص - ۶۶
۱۱ ابن عبدالبر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، علی ہاشیۃ الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، جلد چہارم مصر، دار صادر، ۱۳۲۸ھ، ص - ۳۱۳
۱۲ ابن الجوزی، ابی الفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، المنتظم فی تاریخ الامم والملوک، الجزالثالث، بیروت دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ الاولی، ۱۹۹۲ء ص - ۱۶۱
۱۳ ابن الاثیر، اسعد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، المجلد الخامس، بیروت، دار احیاء التراث العربی، ص ۴۶۶
۱۴ ابن الاثیر الکامل فی التاریخ، المجلد الثانی، بیروت، دار صادر، ۱۹۶۵ء ص - ۱۷۰
۱۵ ذہبی، امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان، سیر اعلام النبلاء، المجد الثانی، بیروت، موئسۃ الرسالہ، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۹۸۲ء ص - ۲۱۸
۱۶ ذہبی، امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان، العبر فی خبر من غبر، الجز الاول، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ص - ۶
۱۷ ذہبی، امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان، تاریخ الاسلام و وفیات المشاہیر والا علام، بیروت، دار الکتب العربی، الطبعۃ الثانیۃ ۱۹۹۰ء "المجلد المغازی"، ص ۱۶۴
۱۸ ابن کثیر، الحافظ ابو الفداء، البدایۃ والنہایۃ، الجز الخامس، بیروت مکتبۃ المعارف، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۹۶۶ء، ص ۲۹۵
۱۹ ابن حجر العسقلانی، الاصابہ فی تمیز الصحابۃ، جلد چہارم، مصر، دار صادر الطبعۃ الاولیٰ، ۱۳۲۸ھ ص ۳۱۵ - ۳۱۶
۲۰ الدیار بکری، حسین بن محمد بن الحسن، تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس، المجلد الاول، بیروت موسۃ شعبان للنشر والتوزیع، ص - ۴۱۷
۲۱ ابن العمادا حنبلی، شذرات الذہب فی اخبار من ذہب، بیروت، دار الفکر، المجلد الاول، ص-۱۰
۲۲ الزرکلی، خیرالدین، الاعلام، الجزالثالث، بیروت، دارالعلم للملایین، الطبعۃ السادۃ مئی-۱۹۸۶ء، ص ۶۶
۲۳ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانشگاہ پنجاب، جلد ۱۰ طبع اول، ۱۹۷۳ء ص - ۵۶۸
۲۴ شبلی نعمانی، مولانا، سیرت النبی جلد دوم، لاہور، دینی کتب خانہ، اول ۱۹۷۵ء، ص -۳۷۹
۲۵ سعید انصاری، مولانا، سیر الصحابیات، لاہور ادارہ اسلامیات، ص -۵۵
۲۶ ندوی، شاہ معین الدین احمد، تاریخ اسلام، حصہ اول، لاہور، ناشران قرآن، ص - ۹۹

۲۷ ہاشمی، طالب، مضمون شائع شدہ در روزنامہ امت، ۲۶ فروری ۱۹۹۹ء

۲۸ سیارہ ڈائجسٹ "ازواج مطہرات نمبر" ستمبر ۱۹۹۳ء لاہور، ادارہ سیارہ ڈائجسٹ، ص ۔۲۲۳ تا ۲۳۷

۲۹ احمد بن عبدالعزیز الحصین "المراۃ المسلمہ امام التحدیات" الطبعہ الخامسہ دارالبخاری للنشر والتوزیع القعیم، بریدہ، مقابل الامارۃ، ۸۶-۱۹۸۵ء

۳۰ الطبقات الکبریٰ، محولہ بالا ص ۸۷